6991 ـ صحیح پردہ کے اوصاف

سوال

اسلامی پردہ میں کونسی صفات کا ہونا ضروری ہے، کیونکہ کئی قسم اور شکل کا پردہ کیا جاتا ہے، میری ایك ڈنمارکن سہیلی کچھ عرص قبل مسلمان ہوئی ہے، اور وہ الحمد للہ اسلام قبول کر کے بہت خوش ہے، اور پردہ کرنا چاہتی ہے، آپ سے گزارش ہے کہ آپ بتائیں کہ کونسی جگہ آیا ہے کہ چادر اور اوڑھنی لمبی ہونی چاہیے، میری سہیلی کو آپ کے جواب کی شدید ضرورت ہے. ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شیخ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

پردہ کی شروط:

پہلی شرط:

(استثناء کردہ اعضاء کے علاوہ باقی سارے جسم کو چھپنا اور ڈھانپنا)

یہ اس فرمان باری تعالی میں بیان ہوا ہے:

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادر لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ا نکی شناخت ہو جایا کریگی پھر وہ ستائی نہ جائینگی، اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے الاحزاب (59).

تو آیت میں اجنبی مرد کے سامنے ساری زینت چھپانے اور اس کے عدم اظہار کے وجوب کی تصریح بیان ہوئی ہے، لیکن جو بغیر کسی قصد و ارادہ کے ظاہر ہو جائے اور وہ فورا اسے ڈھانپ لیں تو اس پر ان کا مؤاخذہ نہیں ہے.

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

" یعنی: وہ اجنبی مردوہ کے اپنی زینت ظاہر نہ کریں، مگر وہ جس کا چھپانا ممکن نہیں، ابن مسعود رضی اللہ تعالی

عنہما كہتے ہيں: مثلا چادر اور كپڑے، يعنى عرب كى عورتوں كى اپنے اوپر چادر اوڑھنے كى جو عادت تھى اور جو كپڑے كے نچلے حصہ ظاہر ہوتا ہے اس ميں عورت پر كوئى حرج نہيں كيونكہ اس كا چھپانا ممكن نہيں.

دوم:

(وہ پردہ بذات خود زينت نہ ہو).

كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور وہ اپنى زينت ظاہر نہ كريں.

يہ عام ہے اور عموم ظاہرى كپڑوں كو بھى شامل ہے، جب وہ كپڑے اور لباس كڑھائى شدہ ہو اور لوگوں كے ليے جاذب نظر ہو، اور مردوں كى نظريں اس كى طرف اٹھتى ہوں، اس كى گواہى درج ذيل فرمان بارى تعالى سے بھى ملتى ہے:

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور اپنے گھروں ميں ٹكى رہو، اور قديم جاہليت كے زمانے كى طرح اپنے بناؤ سنگھار كا اظہار نہ كرو، اور نماز قائم كرتى رہو، اور زكاۃ ديتى رہو اور اللہ تعالى اور اس كے رسول (صلى اللہ عليہ وسلم) كى اطاعت و فرمانبردارى كرتى رہو، اللہ تعالى يہى چاہتا ہے كہ اے نبى كى گھر واليو! تم سے وہ (ہر قسم) كى گندگى دور كر دے، اورتمہيں خوب پاك كر دے الاحزاب (33).

اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تين شخصوں كے متعلق تم سوال مت كرو: ايك وہ شخص جس نے جماعت سے علحدگى اختيار كرلى، اور اپنے امام كى نافرمانى كى، اور معصيت كى حالت ميں ہى مر گيا، اور وہ غلام يا لونڈى تو مالك سے بھاگ گيا اور اسى حالت ميں مر گيا، اور ايك وہ شخص جس كا خاوند گھر ميں نہ ہو اور اس نے بيوى كے سارے اخراجات اور دنياوى ضروريات پورى كى ہوں تو اس كے بعد پھر وہ بےپردگى كرے توان كے متعل سوال مت كرو "

اسے امام حاكم (1 / 119) اور امام احمد (6 / 19) نے فضالۃ بنت عبيد سے روايت كيا ہے، اور اس كى سند صحيح ہے، اور يہ ادب المفرد ميں موجود ہے.

سوم:

وہ پردہ موٹا اور صحیح بنائی والا ہو اور شفاف نہ ہو.

کیونکہ اس سے ہی چھپاؤ اور پردہ ہو سکتا ہے، لیکن اگر شفاف اور باریك ہو گا تو یہ کپڑا عورت کو اور پرفتن بنا کر مزین کریگا.

اسی کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" میری امت کے آخر میں کچھ عورتیں ایسی ہونگی جو لباس پہننے والی ننگی عورتیں جو خود مائل ہونے والی اور دوسروں کو مائل کرنے والی، ان کے سر بختی اونٹوں کی مائل کوہانوں کی طرح ہونگے یہ لعنی عورتیں ہیں "

اور ایك دوسری حدیث میں ہے کہ:

" وہ نہ تو جنت میں داخل ہونگی اور نہ ہی جنت کی خوشبو ہی پائینگی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے پائی جاتی ہے "

اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے.

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد وہ عورتیں ہیں جو باریك اور خفیف لباس پہنتی ہیں، جس سے جسم کا وصف واضح ہوتا ہے، اور وہ جسم کو چھپاتا نہیں، یہ بےنام سا لباس پہنے ہوئے ہیں، لیکن حقیقت میں ننگی ہیں "

اسے امام سیوطی نے " تنویر الحوالك (3 / 103) میں نقل کیا ہے.

چہارم:

وہ پردہ کھلا ہو اور تنگ نہ ہو کہ جسم کا کوئی بھی حصہ واضح کرے.

کیونکہ لباس پہننے کی غرض یہ ہے کہ فتنہ اور خرابی کو ختم کیا جائے، اور یہ چیز کھلے اور وسیع لباس کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی، اگر تنگ لباس ہو تو یہ لباس جلد کا رنگ تو چھپائیگا لیکن جس کا انگ انگ اور حجم واضح کر کے رکھ دیگا، اور مردوں کی آنکھوں میں اس کا تصور دیگا، اس میں ایسی خطرناك خرابی اور اس کی جانب دعوت پائی جاتی ہے جو مخفی نہیں.

اس لیے واجب اور ضروری ہے کہ لباس اور پردہ کھلا ہو، اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مجھے ايك موٹى قبطى چادر دى جو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو دحيہ كلبى رضى اللہ تعالى عنہ نے ہديہ ميں دى تھى، تو ميں نے وہ چادر اپنى بيوى كو دے دى، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مجھے فرمايا:

تمہيں كيا ہے وہ قبطى چادر كيوں نہيں پہنتے ؟

تو ميں نے عرض كيا:

ميں نے وہ چادر اپنى بيوى كو پہنا دى ہے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے:

" اسے كہو كہ وہ اس كے نيچے بھى كچھ پہنے (شميض) كيونكہ مجھے خدشہ ہے كہ وہ اس كى ہڈيوں كا حجم واضح كريگى "

اسے ضياء المقدسى نے " الاحاديث المختارۃ (1 / 441) ميں اور امام احمد اور بيہقى نے حسن سند كے ساتھ روايت كيا ہے.

پنجم:

وہ خوشبودار نہ ہو اور اسے خوشبوكى دھونى نہ دى گئى ہو.

بہت سارى احاديث ميں آيا ہے كہ عورتيں گھر سے باہر نكلتے وقت خوشبو لگا كر مت نكليں، يہاں ہم كچھ صحيح احاديث ذكر كرتے ہيں:

1 ـ ابو موسى اشعرى رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جو عورت بھى خوشبو لگا كر كسى قوم كے پاس سے گزرے اور وہ اس كى خوشبو كو سونگھيں تو وہ عورت زانيہ ہے "

2 ـ زينب الثقفيۃ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب تم ميں كوئى عورت مسجد جائے تو وہ خوشبو كے قريب بھى نہ ہو "

3 ـ ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جو عورت بھى خوشبو كى دھونى لے وہ ہمارے ساتھ عشاء كى نماز ميں مت شامل ہو "

4 ـ موسى بن يسار بيان كرتے ہيں كہ ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ كے پاس سے ايك عورت گزرى جس سے خوشبو آ رہى تھى، تو ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى اسے كہنے لگے:

اے جبار و زبردست رب كى بندى كيا تم مسجد جانا چاہتى ہو ؟

اس عورت نے جواب ديا: جى ہاں.

تو ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ كہنے لگے: اسى ليے خوشبو لگائى ہے؟

تو اس عورت نے جواب ديا: جى ہاں.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ نے اسے جواب ديا: جاؤ واپس جا كر غسل كرو، كيونكہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو يہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

" جو عورت بھى مسجد كى جانب جائے، اور اس كى خوشبو بكھر رہى ہو تو اللہ تعالى اس كى نماز اس وقت تك قبول نہيں فرماتا حتى كہ وہ واپس اپنے گھر آ كر غسل نہ كر لے "

اس حديث سے وجہ استدلال عموم ہے جيسا ہم بيان كر چكے ہيں جس ميں عطر اور خوشبو لگانا شامل ہے، جس طرح بدن كو خوشبو لگائى جاتى ہے اسى طرح كپڑوں كے ليے بھى استعمال ہوتى ہے، اور خاص كر تيسرى حديث ميں بخور يعنى دھونى كا ذكر ہوا ہے جو اكثر اور خاص كر كپڑوں كے ليے استعمال ہوتى ہے.

اس سے منع كرنے كا سبب واضح ہے كہ اس سے شہوت كے اسباب كو حركت و انگيخت ملتى ہے، اور علماء كرام نے اسے بھى اس كے ساتھ ملحق كيا ہے جو اس كے معنى ميں آتى ہو مثلا لباس كا خوبصورت ہونا، اور زيور جو ظاہر ہو، اور اچھى قسم كى زينت اور اسى طرح مردوں سے اختلاط.

ديكھيں: فتح البارى (2 / 279).

ابن دقيق العيد كہتے ہيں:

اس ميں مسجد جانے كے ليے گھر سے نكلنے والى عورت كے ليے خوشبو لگانى حرام ہے، كيونكہ اس ميں مردوں كى شہوت انگيخت كے اسباب كو تحريك ملتى ہے، امام مناوى نے اسے " فيض القدير " ميں ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ كى پہلى حديث كى شرح ميں نقل كيا ہے.

ششم:

وہ لباس مردوں کے لباس کے مشابہ نہ ہو.

کیونکہ احادیث میں لباس وغیرہ میں مردوں کی مشابہت کرنے والی عورت پر لعنت کی گئی ہے، ذیل میں ہم اپنے علم کے مطابق چند ایک احادیث بیان کرتے ہیں:

1 ـ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں جیسا لباس پہننے والے مرد پر لعنت فرمائی، اور مردوں جیسا لباس پہننے والی عورت پر بھی لعنت فرمائی "

2 ـ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" جس عورت نے بھی مردوں سے اور جس مرد نے بھی عورتوں سے مشابہت کی وہ ہم میں سے نہیں "

3 ـ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں میں ہیجڑوں پر لعنت فرمائی، اور عورتوں میں سے مرد بننے کی کوشش کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی، اور فرمایا: انہیں اپنے گھروں سے نکال دو "

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں: چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں کو، اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فلاں کو نکالا "

اور ایک حدیث کے الفاظ ہیں:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے مشابہت کرنے والے مردوں، اور مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی "

4 ـ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تین قسم کے اشخاص نہ تو جنت میں داخل ہونگے، اور نہ ہی اللہ تعالی روز قیامت ان کی جانب دیکھےگا بھی نہیں، والدین کی نافرمانی کرنے والا، اور مرد بننے اور مردوں سے مشابہت کرنے والی عورت، اور دیوث و بےغیرت شخص "

5 ـ ابن ابی ملیکہ ۔ ان کا نام عبد اللہ بن عبید اللہ ہے ۔ کہتے ہیں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا گیا:

عورت جوتا پہنتی ہے، تو وہ کہنے لگیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں میں سے مرد کی مشابہت کرنے والی پر لعنت کی ہے "

ان احادیث میں واضح دلیل پائی جاتی ہے کہ مردوں سے مشابہت اختیار کرنا عورتوں کے لیے حرام ہے، اور اسی طرح اس کے برعکس عورتوں سے مشابہت کرنا بھی حرام ہے، اور یہ عادتا لباس وغیرہ کو شامل ہے، صرف پہلی حدیث لباس کے متعلق نص ہے.

ہفتم:

وہ لباس کافرہ عورتوں کے لباس سے مشابہ نہ ہو.

جب شریعت میں یہ مقرر ہے کہ مسلمان مرد اور عورت کے لیے کفار سے مشابہت اختیار کرنی جائز نہیں، چاہے یہ مشابہت ان کی عبادت میں ہو یا پھر عادات میں، یا تہواروں اور ان کے مخصوص لباس میں، شریعت اسلامیہ میں یہ عظیم قاعدہ اور اصول ہے جس سے آج - افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ - بہت سارے مسلمان اس سے نکل چکے ہیں، حتی کہ وہ بھی جن سے دینی امور لیتے ہیں،اور اپنے دین سے جاہل ہونے یا پھر اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے یا اس دور کے رسم و رواج اور یورپ کی تقلید کرتے ہوئے اس کی دعوت بھی دیتے ہیں.

حتی کہ مسلمانوں کے ضعف اور کافروں کےتسلط کے اسباب میں بھی یہی چیز شامل ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

اللہ تعالی بھی اس قوم کی حالت کبھی نہیں بدلتا جب تك وہ اپنی حالت خود نہ بدلے "

اگر وہ علم رکھتے ہوں.

اور یہ ضروری ہے کہ اس عظیم قاعدہ اور اصول کے صحیح ہونے کے کتاب و سنت سے دلائل معلوم ہوں، جو کہ بہت زیادہ ہیں، چاہے کتاب اللہ کے دلائل مجمل ہیں، لیکن سنت نبویہ ان کی تفسیر و توضیح کرتی ہے.

ہشتم:

وہ لباس شہرت والا نہ ہو.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی دنیا میں شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالی اسے روز قیامت ذلت والا لباس پہنائیگا، اور پھر اس میں آگ

بھڑکا دی جائیگی "

دیکھیں: حجاب المراۃ المسلۃ (54 ـ 67).

واللہ اعلم .